سرمایۂ رؤف امروہوی

زیر مطالعہ کتاب "سرمایۂ رؤف امروہوی" حامد امروہوی کی ایک عظیم کاوش ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے اپنے والد مرحوم حافظ عبد الرؤف، رؤف امروہوی کی لکھی ہوئی حمد، نعت و منقبت اور غزل پر مشتمل شاعری کو یکجا کیا ہے۔ حافظ عبد الرؤف کی پیدائش 1894ء میں امروہہ کے محلہ سدو کے مغلوں کے ایک خاندان میں ہوئی۔ آپ اپنے وقت کے ایک عظیم شاعر تھے۔ آپ کوئی پیشہ ور شاعر نہیں تھے بلکہ آپ کی شاعری کی بنیاد کرۂ ارض پر پیدا ہونے والی سب سے عظیم ذات یعنی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت پر ہے۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر آپ کو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1923ء میں آپ نے ایک مجلس کا آغاز کیا کہ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ سے نماز عصر تک محفل نعت منعقد ہو گی۔ یقیناً یہ آپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی برکت ہے یہ سلسلہ نہ صرف آپ کی زندگی تک محدود رہا بلکہ آج بھی اس بات پر عمل کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب "سرمایۂ رؤف امروہوی" جناب حافظ عبد الرؤف، رؤف امروہوی کی اللہ و رسول اور اس کے نیک بندوں سے عقیدت و محبت کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اور بھی تصانیف عام و خاص کے ئ درمیان مقبولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔

حمد اس شاعری کو کہتے ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہو۔ ذیل میں جناب رؤف امروہوی کی لکھے ہوئے حمدیہ اشعار ملاحظہ ہو:

اے خدائے پاک بے ہمتا ہے تو

ہر صفت میں برتر و اعلیٰ ہے تو

رونق ارض و سما ہے تیری ذات

بحر و بر کا جلوۂ زیبا ہے تو

کیا مسلماں کیا نصاری کیا یہود

سب ترے بندے ہیں اور مولا ہے تو

تو کرم تو لطف تو مہر و وفا

کیا بتاؤں جانِ من کیا کیا ہے تو

نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں محسن کائنات رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت، تعریف و توصیف اور شمائل و خصائص کو نظمیہ انداز میں پیش کیا گیا ہو۔ ذیل میں جناب رؤف امروہوی کی لکھی ہوئی نعتیہ اشعار ملاحظہ ہو:

کیا وصف لکھوں سید ابرار تمھارا

اللہ کا دیدار ہے دیدار تمھارا

عشق احمد میں جو ہم نے داغ دل پر کھائے ہیں

صحنِ جنت سے گل مقصود چن کر لائے ہیں

منصبِ معراج، ردِّ شمس، شقِّ ماہتاب

کون ہے ایسا کہ جس نے یہ مراتب پائے ہیں

ہے دل میں جوش مدحت سرکار مصطفی

یہ گھر ہے آج مطلع انوار مصطفی

آئے کبھی بغیر اجازت نہ جبرئیل

اللہ رے یہ شوکت دربار مصطفی

منقبت اس شاعری کو کہتے ہیں جس میں صحابہ، تابعین، شہداء اور اولیاء و صالحین کے مناقب اور تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ ذیل میں خلفائے راشدین کی شان میں جناب رؤف امروہوی کی لکھی ہوئی منقبت کے چند اشعار ملاحظہ ہو:

تجھ سے افضل کوئی امت میں ہو کیوں کر صدیق

تیرے پہلو میں ہے پہلوئے پیمبر صدیق

نبی کے عشق کا ہے سلسلہ صدیق اکبر سے

کوئی پوچھے مزا اس درد کا صدیق اکبر سے

علی سے علم لو، حلم و حیا عثمان سے سیکھو

عمر سے عدل لو، صدق و صفا صدیق اکبر سے

عدالت سکھائی سیاست بتائی

ہے عالم پہ احسان فاروق اعظم

آنکھ محو دید عثمان سر میں سودائے علی

دل فدا صدیق پر ہو جان قربان عمر

آپ کے ایمان لانے کی نبی نے کی دعا

کوئی پیغمبر کے دل سے پوچھے توقیر عمر

دو لڑکیاں منسوب ہوئیں ان کو نبی کی

بے مثل تھا یہ مرتبہ عثمان غنی کا

اس کی شخصیت کو پیغمبر کے دل سے پوچھئے

بیعت رضوان ہے ان کی شان کی آئینہ دار

ان سے کوئی جنگجو دنیا میں کر سکتا نہیں

لافتیٰ اِلّا علی لا سیف الا ذوالفواد

ہوں گے وہ دنیا میں باب شہر علم مصطفیٰ

ان کی ذات پاک پر ہوگا ولایت کا مدار

دست ابو بکر و عمر، عثمان کے قلب و جگر

جان محمد مصطفیٰ مولیٰ علی مشکل کشا

آپ نے اپنی شاعری کا طرز اسلوب یا طرز تحریر بہت ہی سادہ و سلیس زبان میں پیش کیا ہے۔ آپ کے اشعار کو عام قاری بھی آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی عقیدت و محبت کو قبول فرمائے۔